السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شطرنج جو عام ہوگئی ہے اس کا کیا حکم ہے ؟ شرعی دلائل سے مفصل جواب ہوتا کہ ہر قسم کا تردد ختم ہو جائے جو کہ ان وجوہ کی بناء پر پیدا ہوگیا ہے یا کہ عام مدرسین میں سے بعض سے جب یہ پوچھا گیا کہ شطرنج کا کیا حکم ہے تو انہوں نے یہ بتایا کہ اگر شرط لگا کر کھیلا جائے تو حرام ہے اگر ویسے وقت گزارنے کے لیے کھیلا جائے تو ہم زیادہ شدت کرتے ہوئے یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے پھر جب ان کے بتانے پر شرح صحیح مسلم اور عون معبود اور مشکوٰۃ کے حاشیہ بحوالہ مرقاۃ پڑھا تو اس میں بھی علماء کے مذاہب پڑھ کر تردد اسی طرح برقرار رہا تو اس تردد کو ختم کرنے کے لیے آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شطرنج ناجائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

كُلُّ شَيْئٍ يَلْهُوبِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلاَّ رَمْيَ الرَّجُلِ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتَهُ اَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ» سنن دارمی ج 2 ص 124 حدیث 2410»

ہر وہ چیز جس کے ساتھ آدمی کھیلے وہ باطل ہے مگر اپنی کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا اور اپنی بیوی سے کھیلنا یہ چیزیں حق ہیں '' محشی سید عبداللہ ہاشم یمانی لکھتے ہیں ''رواہ ایضا احمد والاربعۃ وابن الجارود وابن حبان والحاکم وصححہ واقرہ الذہبی ۲/۱۲۴ ۔''

نیز رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

«كُلُّ شَيْئٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِا ِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ (لَغْوٌوَ) لَهْوٌوَسَهْوٌاِلاَّ اَرْبَعَ خِصَالٍ مَشْيَ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ وَتَادِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتَهُ اَهْلَهُ وَتَعَلُّمَ السِّبَاحَةِ»

''ہر وہ چیز جو اللہ عزوجل کے ذکر کے علاوہ ہے وہ لغو اور لہو اور سہو ہے مگر چار چیزیں دو نشانوں کے درمیان آدمی کا چلنا اور اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا اور اپنی بیوی سے کھیلنا اور تیر اکی سیکھنا ''

اخرجہ النسائی فی کتاب عشرۃ النساء (ق ۲/۷۴) والزیادۃ لہ والطبرانی فی المعجم الکبیر (۲/۱/۸۹) وابو نعیم فی احادیث ابی القاسم الاصم (ق ۱۷/۱۷) من طریقین عن محمد بن سلمۃ عن ابی عبدالرحیم عن عبدالوہاب بن بخت عن عطاء» «بن ابی رباح قال رایت جابر بن عبدا ِ وَجَابِرَ بن عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيَيْنِ يَرْمِيَانِ فَمَلَّ اَحَدُهُمَا فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ الْآخَرُ كَسِلْتَ ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ ا ِ ﷺ فذکرہ

عطاء سے ہے انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور جابر بن عمیر رضی اللہ عنہ انصاری کو دیکھا کہ وہ دونوں تیر اندازی کر رہے ہیں پس ان میں سے ایک تھک گیا اور بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کہ تو سست پڑ گیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا اور پھر گزشتہ حدیث ذکر کی''

قلت وہذا سند صحیح رجالہ ثقات رجال مسلم غیر عبدالوہاب بن بخت وہو ثقۃ اتفاقا الخ» سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ج 4»

حافظ ابن حزم نے ان احادیث پر چند اعتراضات کیے ہیں جو ناقابل التفات ہیں ۔

تو ان احادیث سے ثابت ہوا شطرنج بھی جائز نہیں کیونکہ نہ تو یہ ذکر اللہ ہے اور نہ ہی اس کی اباحت کسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے اور مذکورہ بالا احادیث کے عموم سے اس شطرنج کا ناجائز ہونا ہویدا ہے یاد رہے دوسری روایت میں لغو لہو سہو سے مراد باطل ہے جیسا کہ پہلی حدیث سے واضح ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

جہاد وامارت کے مسائل ج 1 ص 455

محدث فتویٰ